

حضرت افسوس حضرت مفتاح حب دامت برکاتہ

اللهم علیکم ورحمة اللہ

حضرت خدمت پدر کے میں کپڑے کا گارڈ بارکرتا ہوں۔ اسکیں میں مل والوں کو کورہ کپڑا

حضرت نما وکیل بناتا ہوں۔ میری طرف سے وکیل بن کر کپڑا خرید لیتے ہیں اور ساتھ میں

وہ اپنے لئے بھی کپڑا خرید رہے ہوتے ہیں۔ اسکے بعد میں انکو اپنے کورہ کپڑے کے

استعمال کرنے کی اجازت دے دیتا ہوں کہ اپنے استعمال میں لانا جا ہیں تو میں

جب ایک دو تاہ بعد ریٹ خدا اپنے ہو جاتے ہیں تو میں یہ کورہ کپڑا مل والوں

کو پہنچ دیتا ہوں حالانکہ اس وقت وہ کپڑا مل والوں کے پاس موجود نہیں ہوتا ہے

لیکن وہ اپنے استعمال میں لا جکرے ہوتے ہیں۔ فرانسیسی طور پر حضرت نے تھیں
اور مجھے رقم کی ادائیگی کر دیتے ہیں۔

سلام کر کرنا ہے اور یہ امور ناجائز ہے کہ فرانسیس

نیز اگر یہ صورت ناجائز ہے تو برائے کام مندرجہ ذیل صورت کی رو سے

جاائز صورت سے مطلع فرمائیں۔

جزاً اللہ فاحسن الجزاء

والحمد للہ

محمد امین، حیدر آباد، سندھ

03131 3075683

من شمارہ - ۱



حوالہ منسوب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الجواب حامداً ومصليناً

سوال میں جو لین دین کی صورت ذکر کی گئی ہے یہ ناجائز ہے، کیونکہ کپڑا آگے فروخت ہو جانے کے بعد آپ اسے مل والوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں جس کی کوئی اجازت نہیں نیز کپڑے کے استعمال ہونے کے بعد اس کی قیمت طے کی جاتی ہے، حالانکہ فروخت کرتے وقت ابتدائیں قیمت طے کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اس کی جائز صورت یہ ہے کہ جب مل والے آپ کا وکیل بن کر آپ کیلئے کپڑا خرید لیں، اور اس پر قبضہ بھی کر لیں، (اور چونکہ وکیل کا قبضہ موکل کا قبضہ شمار ہوتا ہے، اس لئے یہ قبضہ آپ کی طرف سے ہو گا) پھر آپ مل والوں کو اپنا کپڑا بیچنے کا نیا معاملہ کریں، جبکہ کپڑا ان کے پاس موجود ہو، فروخت کرتے وقت کپڑے کی قیمت اور قیمت کی ادائیگی کی مدت طے کر کے ہی انہیں وہ کپڑا فروخت کریں، اس طریقہ سے یہ معاملہ درست ہو جائے گا۔

الفتاوى الهندية - (٣)

وأما شرائط الصحة فعامة وخاصة فالعامة لكل بيع ما هو شرط الانعقاد لأن ما لا ينعقد لم يصح ولا ينعكس فإن الفاسد عندنا منعقد نافذ إذا اتصل به القبض ومنها أن لا يكون مؤقا فإن أقته لم يصح ومنها أن يكون المبيع معلوما والثمن معلوما علما يمنع من المنازعه فيبيع المجهول جهالة تفضي إليها غير صحيح كبيع شاء من هذا القطبي وبيع شيء بقيمه وبحكم فلان

الفتاوى الهندية - (٤٢٠ / ٦)

(رجل) كتب إلى رجل وهو في مدينة غير المدينة التي هو فيها فامرأن يشتري له مثاععا يصيغة له وعند الرجل المكتوب إليه مثاع من ذلك الجنس له أو لغيره وقد أمره صاحبها أن يبيع ذلك ما الحيلة في أن يصيغ المثاع للرجل الذي كتب إليه قال يبيع ذلك المثاع من يثق به بينما صحيحا ويدفع إليه ثم يشتري منه الرجل الذي يكتتب إليه وهذا لأن لا يمكنه أن يبيع ذلك المثاع بنفسه من الرجل الذي كتب إليه لأن الواحد لا يتولى العقد من الجائزتين ولكن يفعل على الوجه الذي فعلنا ويجوز ذلك لأن البين إنما جرى بين اثنين..... والله سبحانه وتعالى أعلم.



محمد ولد
محمد ابليس سالولي
دارالافتاء جامعة دارالعلوم کراچی
صفر المظفر / ٢٠١٨م
٢١ / ٣٢٠١٩م
٣١ / اکتوبر / ٢٠١٨ش

الجواب صحيح
محمد الحسني
٢٠١٩-٢-٣٣م ٢٠٢١

الجواب صحيح
محمد الحسني
٢٠١٩-٢-٣٣م ٢٠٢١

الجواب صحيح
احمد حمودي
دارالافتاء جامعة دارالعلوم کراچی
صفر المظفر / ٢٠١٩م
٢١ / ٣٢٠١٩م

